بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-01: بغیر تحقیق کسی سے بھی علم حاصل کرنا

"ليس من منهج السلف" یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے: فضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کے اس رسالے سے آج کے درس کا آغاز کرتے ہیں اور جو پہلا پوائنٹ ہے اس پر بات کرتے ہیں، فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف الأخذ عن أي أحد إلا بعد النظر في حاله مع السنة. فكان يقال: إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم"

شیخ صاحب فرماتے ہیں: کسی بھی شخص سے علم حاصل کر لینا بغیر اس بات کی تحقیق کیے ہوئے کہ وہ شخص کون ہے اور اس شخص کا معاملہ سنت کے ساتھ کیسا ہے یہ منہج السلف الصالحین میں سے نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ بے شک یہ علم دین ہے تو تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے لیتے ہو۔
جب ہم نے "كن سلفيا على الجادة" کو پڑھ لیا اور سلفیت میں سے بعض اہم چیزوں کو سمجھ لیا تو علم کو مکمل کرنے کے لیے علم کی تکمیل کے لیے ہمیشہ جو ضد ہے اس کو بھی سمجھا جاتا ہے، اب یہ جاننے کے بعد کہ سلفیت کیا ہے اب یہ جاننا چاہتے ہیں "کہ یہ سلفیت میں سے نہیں ہے" تاکہ طالب علم جو ہے جب سلفیت کی بات کرے تو ان چیزوں سے گریز کرے اور دوری اختیار کرے کیونکہ یہ سلفیت میں سے نہیں ہیں اور یہ چیزیں سلفیت کو کمزور کر دیتی ہیں یا سلفیت سے خارج بھی کر دیتی ہیں بعض اوقات، جب یہ چیزیں یہ پوائنٹ زیادہ ہو جائیں تو ایک شخص سلفیت کا دعویدار بن جاتا ہے حقیقت میں سلفی باقی نہیں رہتا۔
تو سب سے پہلا پوائنٹ جو معروف أثر ہے کہ:

"إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم": یہ قول جو ہے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جو معروف تابعی ہیں جن کی وفات سن 110 ہجری میں ہوئی جو **من أئمة التابعين** سمجھے جاتے ہیں مقدمہ صحیح مسلم میں یہ أثر موجود ہے۔ یہ أثر یہ قول امام محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہ أثر جو ہے صحیح مسلم کے مقدمے میں موجود ہے یعنی صحیح اثر ہے اور اس أثر کا معنی تو ہم نے جان لیا ہے "کہ بے شک یہ علم دین ہے تو تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے لیتے ہو" علم حاصل کرنے کے تعلق سے شیخ صاحب یہ بات فرما رہے ہیں کہ علم ہر شخص سے نہیں حاصل کیا جاتا۔ منہج السلف میں سے نہیں ہے کہ جو بھی داڑھی والا آئے پگڑی والا آئے اور بات کرنا شروع کر دے آپ بس اس کے قریب جا کر علم حاصل کرنا شروع کر دو، اس سے پہلے کہ آپ کسی سے علم حاصل کرو یہ تحقیق کر لو کہ یہ شخص کون ہے، کون سے مراد اس کا نام کافی نہیں ہے اس کی ذات یا وہ کس ملک سے ہے کافی نہیں ہے، یہ لازمی ہے کہ وہ عالم ہے تو کس کا شاگرد ہے کس کا استاد ہے کہاں سے پڑھا ہے کوئی تزکیہ ہے کہ نہیں ہے، کون ہے اس کی تفصیل جاننا لازمی ہے۔

جیسے کسی ڈاکٹر کے پاس آپ جاتے ہیں تو منہ اٹھا کر نہیں جاتے کہ اپنے بچے کو لے کر گئے کسی سرجن کے پاس یا کسی زچہ بچہ ڈاکٹر کے پاس کس کے پاس جاتے ہیں؟ پوچھ لیتے ہیں پہلے Pediatrician کے پاس جاتے ہیں جو بچے کا اسپیشلسٹ (Specialist) ہے کیوں؟ کیونکہ وہ اہل ہے اس کا۔

اپنے بچے کا علاج سرجن سے کیوں نہیں کرواتے اپنے بچے کو سرجن کے پاس لے کر جاؤ! وہ بھی ڈاکٹر ہے اس سے بڑھ کر ڈاکٹر ہو سکتا ہے اگرچہ نیوروسرجن (Neurosurgeon) کیوں نہ ہو لیکن یہ اُس کا کام نہیں ہے۔

اس لیے شریعت کے اعتبار سے بھی یہ بہت لازمی بات ہے کہ اس سے پہلے آپ علم حاصل کریں کسی سے بھی "منہج السلف میں سے نہیں ہے" بغیر یہ جانتے ہوئے کہ آپ کس سے علم حاصل کر رہے ہیں اُس سے علم حاصل نہ کریں۔

اس اثر کی بنیاد کیا ہے دلیل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ (البقرة:137)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَإِنْ آمَنُوا﴾ (بس اگر یہ لوگ ایمان لے کر آتے ہیں)۔

﴿بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ﴾ (جیسا کہ تم لوگ ایمان لے کر آئے ہو (یعنی صحابہ کرام))۔

﴿فَقَدِ اهْتَدَوا﴾ (تو یقیناً یہ ہدایت یافتہ ہیں)۔

تو ہدایت کو کس چیز سے جوڑ دیا کسی بھی ایمان سے یا قید ہے؟ قید کیا ہے؟ صحابہ کرام کے ایمان جیسا جیسے وہ ایمان لے کر آئے ہیں جیسے اُن کا عقیدہ ہے جیسے اُن کا منہج ہے اگر اُن کے بعد میں آنے والے لوگوں کا بھی وہی منہج ہے وہی عقیدہ ہے وہی ایمان ہے تو پھر تو ہدایت یافتہ ہیں اگر اُن کے مخالف ہیں تو ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔

تو کیسے پتہ چلے گا کہ اُن کا عقیدہ کیا ہے اُن کا ایمان کیا ہے بغیر علم کے ممکن ہے؟ تو علم کس سے لیا جائے گا؟ صحابہ کرام سے یا اُن کے شاگردوں سے یا اُن کے شاگردوں سے یا اُن کے شاگردوں سے اور یہ سلسلہ رہے گا تا قیامت (سبحان اللہ)۔

میں دلیل پیش کر رہا ہوں اس اثر کی بنیاد کہاں سے آئی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"يَحمِلُ هَذَا الْعِلمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ" (اس علم کے حامل ہوں گے سلف کے بعد آنے والے جو خلف ہیں اُن میں سے اُن کے بہترین لوگ جو ہیں (عدول جو متقی پرہیزگار علم والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں))۔

کیا کریں گے؟ "يَنفُونَ عَنْهُ تَحرِيفَ الغَالِينَ" (غالیوں کی تحریفوں سے اس علم کو پاک کریں گے)۔

"وَانتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ" (اور باطل والوں کی ملاوٹ سے پاک کریں گے)۔

"وَتَأْوِيلَ الجَاهِلِينَ" (اور جاہلوں کی تاویلوں سے بھی پاک کریں گے)۔

اسے بیہقی نے روایت کیاہے اور علامہ البانی نے صحیح فرمایاہے۔

یہ علم یعنی دین کا علم جو ہے سلف کے بعد خلف اُن کے نقش قدم پر چلنے والے اس علم کا حامل بنیں گے یہ ذمہ اٹھائیں گے اور اُن میں سے جو عدول ہیں جو اہل ہیں (عدل اہل ہے جو عدل نہیں ہے وہ اہل نہیں ہے) تو اہل علم میں سے خلف میں سے جو اہل علم ہیں وہ یہ ذمہ لیں گے کہ علم کو اُٹھایا سلف سے لیا علم حاصل کیا اُس پر عمل کیا اُس کی طرف دعوت دی صبر بھی کیا اس کو آگے لے کر گئے ؛اور صرف لے کر نہیں گئے اس کو پاک بھی رکھاہے ورنہ اگر ملاوٹ ہو گی تو علم کیا باقی رہتا ہے ؟! کتنی خوبصورت بات ہے یعنی کافی نہیں ہے کہ آپ صرف مسیج ڈلیور (Message Deliver) کریں یہ لازمی ہے کہ پاک میسج(message) ڈلیور(Deliver) کریں۔

کیامطلب ہے پاک ؟یعنی ہر ملاوٹ سے پاک:''**قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بفهم سلف الصالح**'':جیساکہ صحابہ کرام نے سمجھاہے قرآن کی آیت اور حدیث کو اگر وہی سمجھ ہمیں ملی ہے تو یہ پاک ہے اگر اس میں کچھ ملاوٹ کر دی گئی ہے تو یہ پاک نہیں ہے۔

کیونکہ ''**قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم**'' جتنے بھی تہتّر فرقے ہیں سارے کے سارے یہی کہتے ہیں کوئی فرقہ تورات اور انجیل کی دلیل پیش نہیں کرتا سارے کے سارے فرقے قرآن کی آیت پیش کرتے ہیں اور حدیث پیش کرتے ہیں لیکن عجب بات دیکھیں آپ کہ دین میں ملاوٹ یا علم میں ملاوٹ تین طریقوں سے ہوتی ہے:

1-'' تَحْرِيفَ الْغَالِينَ ''(غالی لوگوں کی تحریف): حد سے گزرنے والے غلو کرنے والے ،اہل بدعت سارے کے سارے غالی ہیں اور جتنی بھی بدعات موجود ہیں دین میں تحریف کی وجہ سے آئی ہیں۔

مثال کے طور پر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے بدعۃ مکفرۃ ہے بدعت ہے تعلق عقیدے سے ہے اب یہ بات کہاں سے آئی ہے ؟ غالی لوگوں نے جہمیوں نے ابتداء جہم بن صفوان سے ہوئی اُس نے کہا سب سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

کہاں سے دلیل لی ؟ تحریف کی ہے، جتنی بھی آیات ہیں معیت کی اللہ تعالیٰ کے قرب کی اُن آیات کی باطل تاویل کے نام پر تحریف کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

2-'' وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ ''(اور اہل باطل کی ملاوٹ سے):انتحال کہتے ہیں کسی چیز کو شامل کر دینا باہر سے، حیلہ کر کے شامل کر دینا۔

غالی تو دین کو بچاتے بچاتے گنوا بیٹھے اور اہل باطل دین کو توڑنا چاہتے ہیں باہر سے لے کر آئے ہیں جیسا کہ کذاب راوی آپ کو مل جاتے ہیں کہ دین میں ایسی روایتوں کو شامل کر دیا(احادیث میں)جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق نہیں رکھتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہی نہیں ہے تو انہوں نے خود ایجاد کیں خود شامل کر دی ہیں۔

اور اسی طریقے سے انتحال المبطلین میں سے بعض آیات اور احادیث کو غلط معنیٰ دے کر جان بوجھ کر اپنے باطل کو چمکانے کے لیے اس کو آگے کیا،مثال کے طور پر: میرے پڑوس میں ایک مسجد ہے رمضان سے دو تین دن پہلے وہ صحابہ کی سیرت پر بات کر رہا تھا امام مسجد جو ہے تو اُس نے کہا کہ سیدنا براء ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (معروف صحابی ہیں کافی جوشیلے صحابی تھے یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں یمامہ کی جنگ میں) جنہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے ایک ڈھال پر ڈال دو تا کہ میں جو دیوار تھی جس میں مسیلمہ کذاب چھپا ہوا تھا اُس

دیوار کے دوسری طرف میں کود جاؤں گا اور دروازہ کھول لوں گا، تو ڈھال پر ڈالا گیا پھر دوسری طرف دیوار پھلانگ کر گئے اور دروازہ واقعی کھول دیا (سبحان اللہ)، تو جو خودکش حملے والے ہیں وہ اس اثر کو دلیل بناتے ہیں کہ سلف سے ثابت ہے کہ خودکش حملہ جائز ہے اس صحابی نے خودکش حملہ کیا تھا اس لیے خودکش حملہ جائز ہے جو آج اپنے آپ کو بلاسٹ کر رہے ہیں تو اس لیے یہ جائز ہے۔

عجب بات دیکھیں کہ استدلال پتہ نہیں کہاں سے لیا؟! صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھولا کہ نہیں زندہ نکلے کہ نہیں؟ یہ جو بم بلاسٹ کرتے ہیں یہ زندہ باقی نکلتے ہیں؟! وہ بچ گئے اسے انغماس ضرور کہتے ہیں، انغماس کہ آپ دشمن کی صفوں میں گھس جاتے ہیں منغمس ہو جاتے ہیں بہادری ہے یہ لیکن اس کو آپ خودکش حملے میں دلیل بنالیں تو کہیں کی دلیل نہیں بنتی (سبحان اللہ)۔

دوسری بات یہ ہے عجب بات اُس شخص نے کی ہے اُس امام نے کہتا ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب سے ثابت ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ براء بن مالک کو کبھی کسی سریہ کا امیر نہ بنایا یہ بڑے جوش والا بندہ ہے! کہتے ہیں کہ یہ منقبت ہے صحابی کی کہ امیر بنانا چاہیے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ جوش وجذبات میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں سر کٹوا دینا شہادت ہے۔

لوگوں کو تم کیا پیغام دینا چاہتے ہو؟! سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان صحابی کو آپ سے زیادہ بہتر جانے والے نہ تھے کیا؟

سیدنا عمر بن خطاب جانتے تھے اور اپنے امیر کو کہہ دیا، دیکھیں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہیں عدول ہیں سارے ثقات ہیں ایک صحابی دوسرے صحابی کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ اُن کو امیر مت بنانا جوش میں آجاتے ہیں کہیں کسی کو نقصان ان کی وجہ سے نہ پہنچ جائے؛ حریص تھے امیر المؤمنین تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور ہمیں یہ بھی یہاں پر فائدہ ملتا ہے اس قصے میں کہ صحابی کا قول اور فعل کب معتبر ہوتا ہے؟ دو شرطوں کے ساتھ:

(1) نص کی مخالفت نہ ہو۔ (2) کوئی اور صحابی مخالفت نہ کرے۔

یہاں پر صحابی مخالفت کر رہا ہے ایک صحابی آگاہ کر رہا ہے تعجب اس بات پر ہوا کہ وہاں پر جوان بیٹھے ہیں مسجد میں اور اُن کو جہاد پر وہ اکسا رہا تھا! (سبحان اللہ)۔

ایک اور انتحال المبطلین کی بات دیکھیں جس میں غلو بھی ہے واللہ! میں نے خود سنا ہے کہ ایک شخص ایک جوان کہہ رہا ہے اور اعلان کر رہا ہے داعش میں شامل ہونے کے بعد کہتا ہے: "کہ اپنے گھر سے ابتداء کرو یہ الولاء والبراء کا مسئلہ ہے اپنے والد کو قتل کروا اپنے چاچا کو قتل کروا گروہ نہیں مانتے بیعت نہیں کرتے ہمارے راستے پر نہیں چلتے ابتداء یہاں سے ہوگی"؛ اور آیت پیش کرتا ہے قرآن مجید کی سورۃ المجادلۃ کی آخری آیت: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ آخر تک (المجادلة:22)۔

اس آیت کو پیش کرتا ہے یہ کیا ہے؟ "انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ"۔

3- تیسری وجہ سے جو تبدیلی آتی ہے یا ملاوٹ ہوتی ہے علم میں کیا ہے؟ "وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ" (جاہلوں کی تاویل)۔

کتنے جاہل آج امت میں موجود ہیں؟ رؤس الجہال موجود ہیں جو بڑے مقام پر فائز ہیں اور شریعت میں ایسی چیزیں ملاوٹ کر رہے ہیں کہ واللہ! عقل حیران ہو جاتی ہے:

(۱)اللہ تعالیٰ ہزار چیز پر قادر نہیں ہے کوئی عالم کہہ سکتا ہے ؟! جہالت ہے جہالت کی وجہ سے تبدیلی آئی ہے اور تاویل کی وجہ سے اس چیز کو ملاوٹ کر دیا گیا ہے۔

(۲)اسی طریقے سے کہ کوئی شخص جنت میں جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر، چانس ہے جانے کا۔ دلیل کیا ہے ؟اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48)؛ کہ اللہ تعالیٰ شرک کی مغفرت تو نہیں کرتا اس کے بغیر مغفرت کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ (سبحان اللہ)۔

یہ تاویل الجاہلین ہیں کہ نہیں ؟ ! علمائے سلف میں سے کس نے کہا ہے ؟ ! میرے بھائی واللہ ! میں قسم کھا رہا ہوں کہ اگر علماء سے تھوڑا سا بھی رابطہ ہو تو کوئی شخص یہ بات نہ کر سکے، یہ وہ شخص ایسی باتیں کر سکتا ہے جس کا علماء سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' یہ ہمارا کلمہ ہے کہ نہیں؟اب ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' تو ہے ٹھیک ہے ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' میں ہمارا ایمان ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پیغمبر ہیں اس میں شک کی گنجائش بھی نہیں ہے، کوئی شک کرتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسول ہیں کہ نہیں یہ بھی کافر ہے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں مانتا ہی نہیں ہوں رسول ہیں تو جنت میں جا سکتا ہے ؟ ! (سبحان اللہ)۔

جنت حرام ہے مشرکوں پر کافروں پر، کافروں کے سارے کے سارے عمل اکارت ہو چکے ہیں: ﴿حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ﴾ (آل عمران :22): سارے کے سارے عمل، اُن کا ایمان بھی کوئی کام نہیں آئے گا (ناقص ایمان)۔

الغرض تو ان تین چیزوں سے ملاوٹ ہوتی ہے اور جو علماء ہیں وہ علم کو اللہ تعالیٰ کے دین کو ان تین چیزوں سے پاک کرتے ہیں۔

یہ خصوصی طور پر دلائل تھے اور عمومی طور پر جتنی بھی آیات ہم سلفیت کے دروس میں بیان کر چکے ہیں:

(۱)سورۃ النساء آیت نمبر 115 (۲)سورۃ التوبہ آیت نمبر 100

(۳)سورۃ الفاتحہ کی جو آیات ہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾ آخر تک (الفاتحہ:5)۔

اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي'': ''أَصْحَابِي'' قید ہے، صحیح سمجھ کی قید ہے کہ جو صحیح سمجھ ہے صحیح سمجھنے سے جو بھی ملاوٹ ہوئی ہے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الإسناد مِن الدِّين" (اسناد دین میں سے ہے) "ولولا الإسناد لقال مَن شاء ما شاء" (اگر اسناد نہ ہوتیں (سند نہ ہوتی ہمیں پتہ نہ ہوتا کہ کس نے یہ خبر دی ہے اور کس سے اُس نے لی ہے یہ ہمیں معلوم نہ ہوتا) تو پھر جو شخص جو بات کرنا چاہتا تو کر لیتا)۔ کہاں سے رکاوٹ ہے کوئی ؟ !

تو اس لیے یہ جاننا کہ یہ خبر یہ دین کا علم یہ انفارمیشن (Information) آپ کہاں سے لے رہے ہیں کس سے لے رہے ہیں اور اُس نے کہاں سے لی ہے یہ جاننا بہت لازمی ہے۔

"وقال عبد الله بن وهب "(امام عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں)"لولا الله أنقذني بمالك والليث "(اگر اللہ تعالیٰ مجھے امام مالک اور اللیث کے ذریعے سے نہ بچاتا)"لضللت "(میں گمراہ ہو جاتا)۔ امام مالک بن أنس اور امام اللیث بن سعد معروف محدثین ہیں علماء ہیں اور عبداللہ بن وہب بھی امام ہیں کہتے ہیں کہ اگر میں ان سے نہ ملتا ان سے علم حاصل نہ کرتا تو میں گمراہ ہو جاتا؛ تو یہ نہیں دیکھا کہ کسی سے بھی علم لے لیں، نہیں! عالم کو دیکھا اُس کے پاس گئے اُن سے علم حاصل کیا اور پھر الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو نجات بھی دی۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "لا نقبل حديثا أو كتابا إلّا من أيدٍ نظيفة "(کوئی حدیث کوئی کتاب ہم نہیں لیں گے اِلَّا یہ کہ پاک ہاتھوں سے) "من الثقات المقبولين "(جو ثقات اور مقبول ہیں (مقبول بھی ہوں ثقات کے ساتھ)) "الأمناء ": جو أمین ہیں امانتدار ہیں اللہ تعالیٰ کے دین پر "على دين الله تبارك وتعالىٰ "۔

دین میں امانتداری بہت بڑی بات ہے، لقاء مفتوح میں انہوں نے یہ بات کی ہے۔

آخر میں: آج جیسے ہم بچوں کی تعلیم اور اسکولنگ (Schooling) کے لیے فکر مند ہوتے ہیں سلف صالحین دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ہم سے زیادہ فکر مند ہوتے تھے (بات سمجھ آئی کہ نہیں؟)۔ آج ہماری سوچ ہماری فکر بعض والدین کی نیندیں اُڑ گئی ہیں کیوں؟ کہ بچے کو اسکول میں داخل کرنا ہے پتہ نہیں کس اسکول میں داخل کریں، فکر مند ہیں! فکر ہونی چاہیے اچھی تعلیم اچھی تربیت لازمی ہے ہونی چاہیے لیکن ہماری فکر کہاں پر ہے؟! سلف صالحین کی فکر دیکھیں میرے پاس اور بھی بہت سارے یعنی آثار ہیں لیکن اس پر میں اکتفا کرتا ہوں کہ کس طریقے سے اُن کی فکر اُن کی سوچ اسی سے جڑی رہتی کہ علم حاصل کرنا ہے لازمی ہے خاص وقت ہے علم حاصل کرنے کے لیے اور اس سے زیادہ فکر وقت نکالنے سے زیادہ فکر ہوتی کہ علم حاصل کس سے کرنا ہے کون اہل ہے اس کا، اور الحمدللہ سلفی علماء نے آج کے اس فتنوں کے زمانے میں بھی اس راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھا ہے اس پر قائم ہیں الحمدللہ۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے اور اسی راستے پر چلتے ہوئے ہم زندہ رہیں اور اسی راستے پر ہماری وفات ہو (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 02. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 01 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio